مخبر نور افشاں لودیانہ

آفتاب صداقت

حقیقی نور وہ تھا جو دنیا میں آ کے ہر ایک آدمی کو روشن کرتا ہے

نمبر ۵ — مطبوعہ ۳۰ جنوری ۱۸۹۰ء بروز پنجشنبہ — جلد ۱۸

دستور العمل نور افشاں

قیمت سالانہ معہ محصول ڈاک عہ
ایضاً دو کاپیوں سے زیادہ ایک ہی شخص کے نام فی کاپی عہ
ہر ایک شخص کے نام سات کاپی کے دام وصول ہونے پر ایک کاپی مفت دیجائیگی۔ ہر حالت میں قیمت پیشگی لیجائیگی +

ایڈیٹوریل

ہمیں یاد ہے کہ مسیح کی صلیبی موت کے تذکرہ پر ایک محمدی مدرس صاحب نے فرمایا کہ جو بیان مسیح کی نسبت اہل اسلام میں مشہور ہے کہ خدا نے کوٹھے کی چھت شق کر کے مسیح کو آسمان پر اُٹھا لیا۔ اور یہودا کی صورت کو مسیح کی صورت سے بدل دیا۔ اسمیں مسیح کی عزت و فضیلت زیادہ پائی جاتی ہے بہ نسبت انجیلی بیان کے جسمیں لکھا ہے کہ لوگوں نے اُنکو طمانچے مارے اور اُسپر تھوکا اور کانٹوں کا تاج اُسکے سر پر رکھا اور بیعزتی کے ساتھ مصلوب کیا۔ ہم نے کہا کہ البتہ انسانی خیال سے ایسا معلوم ہوتا مگر جب ذرا غور کریں اور اس ذلت و حقارت کا جو اُسنے برضامندی خود برداشت کی کتب مقدسہ کیطرف سے باعث دریافت کریں تو ہم کو صاف طور پر معلوم ہوتا ہے کہ یہہ سب کچھ خوار و لاچار گنہگار انسان کی نجات کے لئے اُسنے اپنی کمال محبت سے سہا اور صلیبی موت تک فرمانبردار رہا۔ چنانچہ ان سب تحقیر آمیز سلوکوں کی نسبت پہلے سے پیشینگوئیاں کتب مقدسہ میں پائی جاتی ہیں جو حرف بحرف پوری ہوئیں۔ یسعیاہ کے صحیفہ میں صاف لکھا ہے کہ "میں اپنی پیٹھ مارنیوالوں کو دیتا اور اپنے گال اُنکو جو بال کو نوچتے میں اپنا مُنہہ رسوائی اور تھوک سے نہیں چھپاتا"۔ ۵۰-۶ پھر وہی نبی ۵۳ باب میں جو سب کا سب مسیح کے حق میں لکھا گیا یوں کہتا ہے۔ "وہ آدمیوں میں بے نہائت ذلیل اور حقیر تھا وہ مرد غمناک اور رنج کا آشنا ہوا لوگ اُس سے گویا روپوش تھے اُسکی تحقیر کی گئی اور ہم نے اُسکی کچھ قدر نہ جانی"۔ ۵۳-۳- لیکن اگر اسلامی روائت پر خیال کریں تو اُسکی روسے مسیح تو اس ذلت و حقارت سے بچ گیا۔ اور یہودا خواہ طیطیانوس یا کوئی کیوں نہ ہو جو مسیح کی صورت بن گیا وہ بیشک اس ذلت و حقارت بلکہ اس سے بھی زیادہ کا سزاوار تھا۔ مگر اس صورت میں نعوذ باللہ خدا حقیقت میں خیر الماکرین ٹھہرا اور تمام نبوتیں باطل ہوگئیں اور گنہگار آدمیوں کی نجات کا سارا کام بگڑ گیا۔ خدا ایسے خیالوں سے محفوظ رکھے اور ہمارے بھائیوں کو بھی جو در طۂ شبہ اُلجھ میں چکر کھا رہے ہیں اس مُہلک شبہے سے نکال کر ساحل نجات پر پہنچا دے تاکہ وے یسعیاہ اور سب ایمانداروں کے ساتھ مسیح کی کفارہ آمیز موت پر ایمان لاویں اور کہیں کہ "ہم سب بھیڑوں کی مانند بھٹک گئے ہم میں سے ہر ایک اپنی راہ کو پھرا پر خداوند نے ہم سبھوں کی بدکاری اُسپر لادی"۔ یسعیاہ-۵۳-۶- پس مدرس صاحب سر ہلا کر چپ ہو رہے +

بھارت سدھار ۱۸ جنوری میں کسی نامہ نگار لودیانوی آریہ کے ایک طویل مضمون بعنوان "نور افشان کی خام خیالی" سے اخبار کے چھ سات کالم بھرے ہیں۔ اگرچہ ہم نور افشاں کے گذشتہ پرچہ میں بھارت سدھار کے اسی قسم کے ایک مضمون کا جواب مختصر اً لکھ چکے ہیں اور ہر کس و ناکس سے جو مسیحیت کا مخالف اور اسکی اظہر من الشمس کا دیدہ و دانستہ منکر ہو اُلجھ کر بیفائدہ اپنے اخبار کے کالم سیاہ کرنا پسند نہیں کرتے تاہم اس لئے کہ نامہ نگار موصوف نے ہماری اُس رائے کو تسلیم کر لیا ہے جسکو بھارت سدھار

کے ایڈیٹر نے رد کرنیکی کوشش کی تھی۔ پھر آگے چلکر انجیل کی اس آیت پر کہ "ایک گلہ اور ایک گڈریا ہوگا" حملہ کیا اور اپنے خیال میں اُسکو جعل ٹھہرایا ہو مسیح کی نسبت ایک مُلحد کے اقوال کو پیش کرکے اپنی تسلی کرتا اور عوام کو دھوکے میں ڈالنے کے لئے لکھتا کہ یورپ و امریکہ میں شریف لوگ مسیحی دین کو چھوڑتے جاتے ہیں۔ بھلا صاحب یہہ تو آپ نے تسلیم کیا کہ ہندو اور محمدی مذہب میں ان نئی سوسائٹیوں کا پیدا ہونا ہی اُنکے تنزل کا نشان ہو ایڈیٹر بھارت سدھار تو ہمارے اس لکھنے پر جامہ سے باہر ہوگئے تھے اور اپنی عادت کے موافق بہت کچھ بُرا بھلا ہماری نسبت لکھا اب رہی یہہ بات کہ عیسائی مذہب کے دُنیامی نیشنوں کو بھی آپنے اُسی قبیل سے سمجھا اسمیں آپ نے کچھ غلط فہمی کی کیونکہ اُن سبھوں کی معتقد علیہ ایک ہی کتاب اور ایک ہی مسیح مصلوب ہو گو کہ وے فروعات میں (سو بھی کمتر) مختلف ہیں مگر اصول میں سب متفق ہیں۔ آپکے اس لکھنے کو کہ ہندوستان میں چوہڑے چمار عیسائی دین کو قبول کرتے اور یورپ و امریکہ کے شریف اُسکو چھوڑتے کوئی واقف کار ہرگز تسلیم نہ کریگا آپ اپنا دل خوش کرلیں۔ واشبرن جیسے لاکھوں ملحدوں نے اس ۱۸ سو برس میں مسیح اور اُسکے دین پر بیشمار حملے کئے مگر سب ناکام رہے۔ اور دیانندیوں کی مخالفت سے بھی اُس کا بال بانکا نہ ہوگا۔ جبرالٹر کے قلعہ کی محکم دیواروں پر مٹر کے چھرے کیا نقصان پیدا کرسکتے ہیں +

ہمارے جیپوری نامہ نگار صاحب نے جو رومن کیتھولک عقاید کے پابند ہیں پُل تواریخ پر جو وقت بوقت نورافشاں میں شائع ہوا کرتا ہی چند اعتراض لکھکر برا و اندراج اخبار بھیجے ہیں جنمیں سے تھوڑا سا مضمون گذشتہ نمبر میں بعدم اصلاح درج کیا گیا تھا۔ اُسمیں کوئی بات زیادہ توجہ کے قابل نہیں پائی جاتی مگر تاہم دو ایک امر کا ذکر کرنا مناسب معلوم ہوتا ہی۔ وہ لکھتے ہیں کہ پہلی ہی صدی سے کلیسیا کے برخلاف مفسدان دین عیسوی ہوئے تھے اُنکو محراب پُل پر کھڑا نہ کرنیکا کیا باعث ہی؟ جواب یہہ ہی کہ ایسے عام مفسدوں کے تذکرہ سے جو تین میں نہ تیرہ میں کچھ مقصد عظیم حاصل نہیں ہوسکتا لیکن وے جو تواریخ میں بڑے فاعل گذرے ہیں خواہ موافق یا مخالف اُنکا بیان لکھنا ضروری بات ہی تواریخوں کے باہمی اختلاف کا ذکر بھی آپنے بیفایدہ کیا ہم بھی جانتے ہیں کہ اُنمیں اکثر اختلاف ہوتا ہی نہ صرف دنیوی تواریخ میں بلکہ ایسے اختلاف ظاہری انجیل میں بھی پائے جاتے ہیں مثلاً متی میں لکھا ہو کہ "اسیطرح چوروں نے بھی جو اُسکے ساتھ مصلوب ہوئے تھے اُسپر لعن طعن کیا" اور مرقس دونو چوروں کا تو ذکر کرتا مگر لعن طعن کرنیکا کچھ ذکر نہیں لکھتا لیکن لوقا میں ہو کہ لٹکائے ہوئے بدکاروں میں ایک نے مسیح پر کفر بکا پر دوسرے نے اپنے ساتھی کو ڈانٹا۔ اور یوحنا میں صرف یہہ ہو کہ انہوں نے مسیح کے ساتھ اَور دو کو تصلیب کیا اب چاروں انجیل نویس ماجرے کا یکساں بیان نہیں کرتے اور سرسری نظر سے پڑھنے والے کو اُنمیں اختلاف معلوم ہوگا لیکن جو لوگ علم تواریخ سے واقف ہیں وہ ایسی مخالفتوں کو بہت آسانی سے مطابق کرسکتے ہیں پس آپکو اختلافات تواریخ سے دھوکھا کھانا مناسب نہیں اور یہہ جو آپنے فرمایا کہ پوپ صاحبان کی نسبت بیبل کے حوالے سے لکھتے نہ کہ تواریخ کے پس آپ کو معلوم ہوگا کہ بیبل پہلے قلمبند ہوچکی تھی اور پوپ صاحبان نے پیچھے معصومیت کا دعویٰ کیا اور اپنے کو مسیح کا یکتا جانشین ٹھہرایا دریں صورت اُنکی کارروائی کا ثبوت تواریخوں ہی سے ہوسکتا ہی بیبل سے نہیں۔ البتہ اُنکی نسبت مکاشفات ۱۳ باب میں پیشینگوئی موجود ہی آپ چاہیں تو سارا باب پڑھکر دریافت کریں ہم اس مباحثہ کو طول دینے میں بہتری نہیں جانتے ہماری نجات رسولوں یا پوپ صاحبوں یا کسی اَور بزرگ سے متعلق نہیں مگر صرف مسیح مصلوب سے پر آپ بھی پوپ صاحبوں کی تقلید چھوڑکر صرف اُسیکے پیچھے چلیں جو سبھوں کو فرماتا (تو میرے پیچھے ہولے) اور بس +

قیصر الاخبار کرنال کو معلوم ہو کہ دراصل ریوان میں شیر کے مُہلک حملہ کا ذکر کسی اخبار سے کاتب نے نقل کردیا اور تماشہ کا لفظ اُس اخبار سے لکھا گیا۔ ہماری ہمدردی پر آپ کو متشکی ہونا نہ چاہئے بیشک یہہ ماجرا قابل افسوس ہی +

دفتر پیسہ اخبار کی اسم بامسمّیٰ نادر جنتری بابت ۱۸۹۰ء برا و ریویو ہمارے پاس آئی ہی۔ ہم نے اِسکو اول سے آخر تک بنظر سرسری دیکھا حقیقت میں اس جنتری کا طرز بہت عمدہ اور نرالے ڈھنگ کا ہی۔ ہر مہینے کے تاریخی عظیم واقعات گذشتہ کا بیان جو ہر ایک کے جاننے اور واقف ہونیکے لئے مفید مطلب معلوم ہوتا ہی مقابل جدول میں مندرج ہی۔ مشاہیر عظام کی تصاویر و دیگر بیانات مفید بھی اسمیں حسب موقعہ پائے جاتے ہیں غرضکہ ہر صورت سے یہہ جنتری عمدہ اور کارآمد قریب ۲۰ یا ۲۵ صفحہ کی ضخامت کی ہی قیمت معلوم نہیں۔ ہم پبلک سے اسکی خریداری کی سفارش کرتے اور یقین کرتے ہیں کہ ناظرین اسکو دیکھکر خوش ہونگے۔ دفتر مذکور سے ہر ایک شایق کو مل سکتی ہی۔ اور چونکہ یہہ جنتری امسال نئی نکلی ہی شاید کچھ نقص رہ گیا ہو تو آئندہ کو اُسکی اصلاح ممکن ہی +

پل تواریخ

(سلسلہ کے لئے دیکھو نورافشان نمبر ۲ جلد ۱۸-)

اس صدی میں خالص مسیحیت کے لئے بہت لوگ ایذا سہتے تھے جو مُرتن کاتری بافندے غریب لوگ پر پیرسیکر کے ناموں سے کہلاتے تھے۔ یے سب پولی وسواس کے مخالف ہوکر ملک پیرنیس لینگیوڈوک و اقع فرانس جرمنی و اٹالی کے اطراف میں منتشر تھے اور اکثر بیرحمی سے قتل کئے جاتے تھے +

تلاشی کا خوفناک محکمہ جو مقرر ہوا سا لہائے دراز تک بیرحمی کی ہیبت دوڑ دوڑتا رہا۔ کہتے ہیں کہ اُنکو تیز شیر جنم

ٹارکیو میڈا نے ۵ ہزار آدمیوں کو تلاش کرکے قتل کرایا اور جملہ ایام تلاشی میں ۲۰ ہزار آدمی مارے گئے۔ اب بلحاظ اس تواریخی پل کی محراب کے جسپر ہم فی الحال کھڑے ہیں بخوف طوالت یہہ کہتا ہوں کہ یے لوگ ضرور مسیح کی مشہور و معروف تواریخ کے حقیقی ہونیکے معتقد تھے ورنہ اس صدیکے یے لوگ زمین مقدس پر قابض ہونیکے لئے اپنی جانوں کو خطرہ میں ہرگز نہ ڈالتے بلاشبہ وے معتقد تھے کہ مسیح وہاں سکونت رکھتا تھا مارا گیا دفن ہوا اور تیسرے روز جی اُٹھا۔ پس میں سوال کرتا ہوں کہ وے یسوع ناصری کی زندگی موت اور قیامت پر کیونکر ایمان لائے تھے؟ یہہ عقیدہ کہاں سے پیدا ہوا؟ مسیحی دین کہاں سے آیا؟ کیا یسوع حقیقت میں کبھی اس زمیں پر موجود نہ ہوا اور مسیحی دین سورج کی ایک پرانی کہانی سے پیدا ہوا؟ آؤ ہم پھر بدستور اپنا سفر جاری رکھیں اور اس تواریخی پل میں محراب غزوات سے پچھلی محراب پر دیکھیں اگر مسیحی دین وہاں بھی پایا جاتا ہے +

مراسلات

سارے گناہ گا بچے ہیں صلیب سے

پیارے ایڈیٹر چند ہفتوں سے نور افشاں میں شبہ لہم کی بابت ایڈیٹوریل کالم پر مضمون نظر آتے ہیں جسکی علت غائی یہہ ہی کہ کسی صورت سے شبہ لہم کے مریض مسیح مصلوب پر ایمان لاکر اصلی مرض گناہ سے نجات پاکر شفا یاب ہوں۔ اور شافی مطلق کے فضل سے اُمید ہی کہ ضرور اکثر بیماران شبہ لہم شفا پائینگے۔ کیونکہ پلٹتے جاتے ہیں۔ درحقیقت یہہ مجرب نسخہ ہی۔ جسکو کوئی جھٹلا نہیں سکتا۔ لیکن تو بھی بعض کوتاہ عقل ناعاقبت اندیش گرفتار پنجہ شبہ لہم نہ آپ اس آفت سے رہائی پاتے اور نہ دوسروں کو چھوٹنے دیتے۔ محمد صاحب کی حکمت پوشیدہ نہیں۔ اُنہوں نے اپنا مطلب حاصل کرنیکو اس فقرہ میں وہ طرز اختیار کیا کہ کبھی محمدی لوگ اسکی اشتباہی ترکیب سے بچ نہ سکیں۔ اگر ہم قرآنی تحریر کو مان لیں تو اس سے پیشتر صاف بتایا ہی کہ یہودیوں کا قول ہی کہ ہم نے مسیح کو قتل کیا پس جب قاتل آپ اقبال کرتا ہی تو اب انکار کی گنجائش کہاں رہی۔ یہاں وہی مثل صادق آتی ہی کہ "مدعی سُست اور گواہ چُست"۔ یہودی اقرار کرتے ہیں پر مصنف قرآن اُنکی صفائی کیا چاہتا ہی۔ پھر اس نے اول ۱۵۴ - آئت میں آپ ہی یہودیوں پر پیغمبروں کے قتل کا ناحق کا الزام دیا ہی۔ اور آپ ہی ۱۵۶ - آئت میں اُس الزام کو دفع کرتا ہی۔ بقول شخصے - ع کبھی اقرار کرتے ہو کبھی انکار کرتے ہو + قرینہ تو یہہ چاہتا تھا کہ ۱۵۶ - آئت میں ۱۵۴ کے ثبوت کیواسطے قتل مسیح پر زور دیا جاتا کیونکہ جمیع قتال پیغمبران سے یہی قتل تازہ اور آخری اور اقراری تھا۔ اگر یہی ثابت نہ ہوا تو اور کیونکر ثابت ہونگے۔ یہہ تو قرآن کی کارروائی ہی جس سے صاف ثابت ہوتا ہی کہ جو کچھ انجیل میں بیان ہوا ہی وہ راست اور برحق ہی۔ مگر اب تیرھویں صدی کے امام صاحب کی کرتوت پر بھی غور فرمائیے +

جب دیکھا کہ قرآن کا دعویٰ انجیل کے مقابل سر سبز نہیں ہوتا دکھائی دیتا تب یہہ چال چلے کہ لاؤ انجیل ہی میں پناہ ڈھونڈھیں۔ اگرچہ انجیل جائے پناہ تو ہی مگر اُنکو جو گناہ کے بوجھ کے نیچے دبے ہیں اور دیکھتے ہیں کہ خدا کا غضب سر پر ہی۔ اور لاچاری اور فروتنی سے آتے ہیں نہ اُن جعلسازوں کے لئے جو اُسکی مخالفت پر کمر بستہ ہیں۔ آپ فرماتے ہیں کہ لوقا مرقس اور متی میں لکھا ہی کہ مسیح کی صلیب شمعون قرینی پر رکھکر صلیب دینے چلے تھے۔ اور دستور یہہ تھا کہ ہر شخص جو صلیب دیا جاتا اپنی صلیب آپ لیچلتا تھا نوید جاوید صفحہ ۲۰ ۴ سطر ۷ بجواب اسکے ہم عرض کرتے ہیں کہ اُنہیں انجیلوں میں اسکا سبب بھی لکھا ہی کہ بیگار پکڑا تاکہ اُسکی صلیب لیچلے۔ معلوم ہوتا ہی کہ مسیح رات بھر کا تھکا ماندہ تھا قرینہ چاہتا ہی کہ جب صلیب لیکر اُس سے نہ چلا گیا تب شمعون کو سپاہیوں نے بیگار پکڑ لیا۔ اُسوقت میں یہہ نہ کرتے تو کیا کرتے۔ مطلب صلیب دینے سے تھا نہ صرف اُٹھا لیچلنے سے۔ پھر کیوں اس امر پر زور دیکر خواہ نخواہ اُسی سے صلیب اُٹھواتے حضرت سلامت اُن ظالموں سے اسقدر رعائت بھی نہ اس خیال سے تھی کہ مسیح کو صلیب نہ ہو بلکہ اس لئے کہ جلد اس کام کو ختم کریں۔ کاش رومیوں کا یہہ قانون ہوتا کہ جو شخص صلیب اپنی نہ اُٹھا سکے وہ معاف کردیا جائے۔ یا اگر دوسرا شخص صلیب اُٹھا کر مقام مقررہ پر پہنچا دے تو وہی مجرم کے بدلے مصلوب بھی ہو۔ یا کسی حالت میں مجرم کی صلیب دوسرا شخص نہ اُٹھاوے۔ یا آنکہ جو کچھ مسیح کے مقدمہ میں پلاطوس حاکم اور یہودی مدعیوں کی جانب سے رومی قانون کے خلاف ناجائز کارروائیاں عمل میں آئیں جو وہ سب رومی دستور تھا باوجود ان سب کے پھر بھی منزل دلی دور ہی کیونکہ انجیل ہی سے شمعون کا مصلوب ہونا اُنکو ثابت کرنا ہوگا۔ پر جبکہ انجیل سے صاف ظاہر ہی کہ مسیح ہمارے گناہوں کیواسطے مارا اور گاڑا گیا۔ اور انجیل ہی کے بموجب تیسرے دن جی اُٹھا۔ تو اب اُسکے قبول کرنے میں دیر نہ کرنا بہتر ہی +

راقم کیدار ناتھ - از مدرسہ علم الہی سہارنپور

بقیہ ریاض ہند کے نامہ نگار کو جواب

پھر معترض حزقیل نبی کی کتاب ۱۸ باب کی ۲۰ - آیت کو نقل کرکے جسکا خلاصہ یہہ ہی کہ جو جان گناہ کرتی ہی سوہی مریگی۔ ذیل کی عبارت تحریر کرتا ہی +

قولہ - دیکھئے بموجب حکم مذکورہ بالا کے جب بیٹا باپ کے بدلے اور باپ بیٹے کی جگہہ مارا نہیں جاسکتا تو حضرت آدم علیہ السلام کے بدلے ہم کیونکر مارے جاسکتے ہیں +

اقول - واضح ہو کہ دو قسم کے گناہ ہیں ایک تو فطرتی

گناہ کہ جسمیں آدم سے لیکر ابتک تمام بنی آدم گرفتار ہیں اور دوسرے فعلی گناہ کہ جنکے بنی آدم ہوش سنبھال کر مرتکب ہوتے ہیں۔ یہہ دونوں علیحدہ علیحدہ سمجھنے چاہئیں۔ فطرتی گناہ تو تمام بنی آدم کو آدم کیطرف سے میراث میں ملے ہیں اور اُنکی سزا بھی اس لئے اُس وقت سے ابتک چلی آتی ہے۔ اُنکا میں ذکر نہیں کرتا بلکہ یہاں پر ذکر اُن گناہوں کا ہے کہ جو لوگ بالغ ہوکر خود کرتے ہیں۔ اُنکی سزا البتہ جو کریگا سوہی بھریگا پر یہہ صرف اہل ایمان کے لئے ہے اور بنی اُنہیں کا ذکر کرتا ہے پر بے ایمان کے لئے وہی موسیٰ کا دوسرا حکم موجود ہے کہ جسکے آخری حصے میں صاف لکھا ہے کہ ”باپ دادوں کی بدکاریاں اُنکی اولاد پر جو مجھسے عداوت رکھتے ہیں تیسری اور چوتھی پشت تک پہنچاتا ہوں“۔ خروج ۲۰ + ۵ +

قولہ۔ خداوندکریم اپنے کلام قدیم یعنی قرآن شریف میں بھی اس طرح فرماتا ہے کہ نہیں بوجھ اُٹھاتا ایک کا دوسرا“ دیکھو سورہ بنی اسرائیل رکوع ۲ +

اقول۔ میں نہیں سمجھتا کہ معترض کا اس کے حوالہ دینے سے کیا مطلب تھا اور اسکو فطرتی گناہ سے کیا تعلق ہے۔ اسکا مطلب تو یہہ ہے کہ ایک گنہگار کا دوسرا گنہگار بوجھ اُٹھا نہیں سکتا یعنی ایک دوسرے کو بچا نہیں سکتا۔ کسی کی شامت اعمال میں شریک ہونا اُسکا بوجھ اُٹھانا نہیں +

قولہ۔ اب خلاف حکم الہی کے یہہ باطل عقیدہ عیسائیوں کا کیونکر مانا جائے کہ گناہ تو کریں حضرت آدم اور گنہگار ہوجاویں آجکل شیرخورے بچے۔۔۔۔۔ الخ +

اقول۔ شیرخورے بچوں کو عیسائی اُنکے فعلی گناہوں کے سبب سے مجرم نہیں ٹھہراتے ہاں البتہ نسلی گناہ انمیں ضرور ہوتا جیسا کہ میں پہلے بیان کرچکا ہوں۔ ہم روزمرہ دیکھتے ہیں کہ شیرخورے بچے اپنے والدین کے سبب سے بہت سی سخت تکلیفات اُٹھاتے ہیں۔ حالانکہ اُنہوں نے کوئی فعل نیک یا بد نہیں کیا ہوتا۔ میں نے بہت سے بچوں کو مہلک بیماریوں میں تڑپتے دیکھا ہے جو شرارت کے سبب سے والدین کو ہوگئیں تھیں۔ اب بیچارے بچوں کا کیا قصور لیکن صاف ظاہر ہے کہ اُنکے والدین کے سبب سے وہ بھی آفت میں پڑے +

قولہ۔ علاوہ ازیں پادری فنڈر صاحب نے اپنی کتاب طریق الحیات مطبوعہ ۱۸۷۶ء کے صفحہ ۱۰ میں ایک خیالی پلاؤ پکایا ہے جسکا مطلب یہہ ہے کہ حضرت ادم نے جب باغ عدن میں خطا کی اور بہشت سے نکالے گئے تو خداوندکریم نے ایک نجات دینے والے کا وعدہ کیا کہ وہ شیطان کو عاجز کرکے انسان کو اُسکے غلبے سے چھڑائیگا۔ سو ان باتوں کے سننے سے خدا کی محبت اور اعتقاد کے نور سے آدم کا دل پھر نورانی ہوا۔ اور وہ خدا کا مقرب ہوگیا۔ اب دیکھئے جسوقت حضرت آدم نے بموجب قول پادری فنڈر کے نجات دینے والے پر ایمان قایم کیا اور از سر نو قلب نورانی ہوکر مقرب درگاہ الہی ہوگئے تو اسوقت تمام بنی آدم جو آپکے وجود میں بالقوہ موجود تھے اور آپ کے جسم میں تمام بنی آدم کے جسم اور آپ کی روح میں تمام بنی آدم کی روحیں بالقوہ موجود تھیں تو کیونکر پاک اور مقرب درگاہ الہی نہہوتے ہونگے۔ کیا تمام بنی آدم بروقت مقرب درگاہ الہی ہونے حضرت آدم کے وجود مبارک سے خارج تھے +

اقول۔ پادری فنڈر صاحب کا فرمانا بالکل راست و درست ہے اور معترض کا اعتراض فضول کیونکہ نجات دہندہ خداوند یسوع مسیح نے انسان گنہگار کے عوض کفارہ دیا اور انکو گناہ اور اُسکی سزا سے چھڑایا لیکن اسمیں ایک شرط بھی ہے کہ جو اُسپر ایمان لاتا ہے سو ہی نجات پاویگا۔ اور وہی مقرب درگاہ الہی ہوگا۔ اُسکی آنیوالی اولاد کیواسطے اُسوقت سے ابتک یہہ ہی شرط موجود ہے اور جو اس شرط کو قبول کرے وہ مقرب درگاہ الہی ہوگا۔ اور فی زمانہ بہت سے بنی آدم اس شرط کو قبول کرکے پھر نورانی ہوئے اور خدا کے مقرب بنے۔ اور اب بھی ایمان لاکر مقرب درگاہ الہی ہورہے ہیں۔ کیونکہ جسطرح پر بنی آدم فعل مختاری سے نجات کو بھی پسند و قبول کرینگے۔ نہ کہ یونہیں بغیر توبہ و ایمان کے گناہوں ہی میں بہشت میں پہنچائے جاویں +

قولہ۔ بالفرض اگر عیسائی اپنے اس باطل عقیدے سے باز نہ آئیں تو ہم عیسایوں سے دریافت کرتے ہیں کہ بالفعل جو شیرخورے بچے ہندو و مسلمانوں کے پیدا ہوتے ہیں وہ تمہارے عقیدے بموجب ضرور فطرتی گناہ میں جو حضرت آدم کے گناہ کے سبب تمام جہان میں آیا ہے مبتلا ہی پیدا ہوئے ہونگے +

اقول۔ ہاں بیشک نہ صرف ہندو یا مسلمانوں بلکہ عیسائیوں اور تمام قوموں کے بچے بھی فطرتی گناہ میں مبتلا پیدا ہوتے ہیں۔ کیونکہ جو آدم کی اولاد ہے اُسکے سبب سے گنہگار ہی پیدا ہوتا ہے۔ مثلاً شیر کا بچہ شیر ہی پیدا ہوتا ہے۔ اور سانپ کا بچہ سانپ ہی پیدا ہوتا ہے۔ اسیطرح گنہگار انسان کا بچہ کیونکر گنہگار نہ پیدا ہوگا۔ جیسا بیج ویسا درخت +

قولہ۔ اگر وہ اسی شیرخورگی کی حالت میں مرجائیں تو آپ کے عقیدے کے بموجب دوزخ میں جاوینگے یا بہشت میں۔ اگر آپ فرمائیں کہ شیرخورے بچے بہ سبب فطرتی گناہ کے دوزخ میں جاوینگے۔ تو عرض ہے کہ اس سے بڑھکر ظلم اور کیا ہوگا۔ اگر آپ فرمائیں کہ بہشت میں داخل ہونگے تو ہم عرض کرتے ہیں کہ شیرخورے بچے کس نیک عمل سے داخل بہشت ہونگے۔ آیا حضرت مسیح کے کفارے پر ایمان لانے سے یا کسی نیک عمل سے یا صرف خدا کے فضل سے +

اقول۔ تمام شیرخورے بچے خواہ کسی مذہب والے کے ہوں جنہوں نے بالغ ہونے اور نیکی و بدی کے فاعل ہونے سے پیشتر وفات پائی ضرور بہشت میں داخل ہونگے لیکن وہ کسی نیک عمل کے سبب سے نہیں بلکہ خداوند یسوع مسیح کے کفارے کے سبب سے اور اُسحالت میں انکو ایمان لانے کی شرط کی پابندی نہیں کیونکہ وہ فطرتی گناہ اُنکی فعل مختاری کے فعل کے سبب سے نہیں بلکہ نسلاً آدم سے ملا تھا اور جبکہ آدم نے اُس نجات دہندہ کو قبول و منظور کیا اور اُسکے کفارے پر ایمان لایا تو اُسکے ایمان کے سبب سے اُنکے فطرتی گناہ معاف ہوئے +

قولہ۔ اگر آپ فرمائیں کہ حضرت مسیح کے کفارے پر ایمان

لانے سے تو غرض یہہ ہے کہ ایمان لانا تو ایک طرف یہہ بچے تو حضرت مسیح کا نام تک بھی نہیں جانتے +

اقول - اسکا جواب میں دے چکا ہوں کہ وہ لڑکے جو نیک وبد کے فاعل نہیں ہوئے اگر مرجاویں خواہ کسی کے ہوں تو وہ مسیح کے کفارے کے سبب سے بہشت میں جاوینگے کچھ ضرورت نہیں کہ وہ ایمان لاویں - خداوند یسوع مسیح نے جبکہ وہ اس دُنیا میں تھے ایک دفعہ چھوٹے لڑکوں کی بابت جبکہ شاگرد اُنکو اُسکے پاس آنے سے روکتے تھے کہا کہ چھوٹے لڑکوں کو میرے پاس آنے سے منع نہ کرو کیونکہ آسمان کی بادشاہت ایسوں ہی کی ہے - حالانکہ وہ لڑکے خداوند مسیح سے واقف نہ تھے اور نہ ایمان لا سکتے تھے +

قولہ - اگر ارشاد ہو کہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے یہہ شیر خورے بچے بہشت میں داخل ہونگے - تو ہم کہتے ہیں - بیشک اللہ کا فضل اور رحمت بڑا بھاری ذریعہ ہے مگر پھر خط یوحنا اوّل باب ۲ - آیت ۲ غلط ہو جائیگا - کیونکہ خط مذکور میں لکھا ہے کہ حضرت مسیح تمام جہان کی خاطر کفارہ ہوئے ہیں - حالانکہ تمام جہان میں یہہ شیر خورے بچے بھی داخل ہیں جو بدون کفارے کے صرف خدا کے فضل اور رحمت سے بہشتی ہو سکتے ہیں +

اقول - معترض عیسائی عقیدے سے بالکل ناواقف بنتا ہے - کیونکہ مسیحیوں کا یہہ عقیدہ ہے کہ نہ صرف شیر خورے بچے بلکہ کل جہان خدا کے فضل سے بہشت میں داخل ہونگے لیکن فضل کی بنیاد مسیح کے کفارے پر ایمان لانے پر قایم ہے - اور وہ فضل تمام جہان کیواسطے موجود ہے بشرطیکہ جہان اُسپر ایمان لاوے - سو یوحنا کے خط کا حوالہ غلط نہیں بلکہ درست اور حق ہے - اگرچہ یہہ بچے ایمان نہیں لا سکتے لیکن کفارے کے سبب سے وہ بہشت میں داخل ہونگے +

معترض نے ریاض ہند مطبوعہ ۳۰ دسمبر میں چونکہ ابھی اُنکے سوالات ختم نہیں ہوئے تھے اپنا نام نہیں دیا مگر اخبار ریاض ہند مطبوعہ ۶ جنوری کے پڑھنے سے معلوم ہوا کہ یہہ سوالات میاں الہ دین جلد ساز لودیانہ کیطرف سے کئے گئے - اسپر مجھکو بڑا تعجب ہوا کہ صاحب موصوف نے انکا جواب مسٹر محمد حنیف سے کیوں چاہا حالانکہ اُنکو بخوبی معلوم تھا کہ مسٹر حنیف عرصہ دو سال ہوا کہ فوت ہو چکے تھے - اس سے دو باتیں پائی جاتی ہیں (۱) کہ شاید میاں صاحب نے یہہ سوالات ایڈیٹر صاحب ریاض ہند کے پاس واسطے اندراج اخبار بھیج دئے ہونگے اور صاحب موصوف نے اب عرصہ دو سال یا زیادہ کے بعد اُنکو شایع کیا ہے - (۲) یا کہ میاں صاحب سوچ و فکر میں مستغرق ہو گئے ہونگے اور مسٹر حنیف صاحب کہ جنکے ساتھ گاہ بگاہ کچھ بحث مباحثہ آپکا رہا کرتا تھا یاد آ گئے ہونگے اور اُنہی سے جواب مانگ بیٹھے پہلی بات کا ہونا تو کسیقدر مشکل ہے کیونکہ ایڈیٹر صاحب ایسا نہیں کر سکتے کہ اتنے روز تک ایک مضمون کو اپنی میز پر رکھ سکیں - اور اب شایع کریں - اور اگر ہو تو شاید دوسری بات سچ ہو - نہیں تو میاں الہ دین مہربانی سے خود ہی اس معمہ کو حل کریں - تاکہ حیرانگی دور ہو +

راقم - ایک دینی خادم الدین

بائیبل کا الہامی ہونا

(سلسلہ کے لئے دیکھو نور افشاں نمبر ۴ جلد ۱)

میرے خیال میں اس کتاب کے الہامی ہونیکے نشان اسکی پیش خبریوں سے بھی ظاہر ہیں یہہ کتاب باتوں کی پیش خبری دیتی ہے تم یہہ نہیں کر سکتے تم نہیں بتا سکتے ہو کہ کل یا دوسرے ہفتہ کیا ہوگا - جن بھوت یہہ نہیں بتا سکتے کہ دوسرا وایسرائے یا گورنر کون ہوگا - وہ بہت سی گذری ہوئی باتیں بتا سکتے ہیں وہ تمکو تمہارے دادا دادی کا پتہ بتا سکتے ہیں - اور جو کُتبہ تمہارے باپ کی قبر پر ہے اُسکی بھی شاید خبر دیویں - اور جو باتیں کسی خاندانی نسب نامہ میں درج ہوں وہ بھی بتا سکتے ہیں وہ پچھلی بہتیری باتیں بتا سکتے ہیں - کیونکہ شیطان گذری ہوئی باتوں کو جانتا ہے لیکن وہ آئندہ کی باتوں کی کچھ خبر نہیں دے سکتا میں نے ایک ایسے شخص کی بابت سُنا جسنے اپنی موت کی بابت پہلے خبر دیدی اور جب اُنہوں نے اوزار کے ذریعہ سے اسکے معدہ کا امتحان کیا تو اسقدر زہر برآمد ہوا کہ دو تین آدمیوں کے مارنیکے لئے کافی تھا ایسی پیش خبریوں سے عالم الغیب پیش خبری نہیں پائی جاتی - کئی سال گذرے کہ شہر (برہیس مسی نیوئیس) میں میں ایک بیدین آدمی سے بات چیت کرتا تھا - اور اُسنے مجھ سے ایک کتاب بائیبل کی شہادتوں کی مانگی تھوڑی سی بات چیت کے بعد میں نے اُسے ایک کتاب عاریتاً (کتبہ اُن پرافسی) دی کوئی دس برس بعد جب میں ریل پر سوار تھا وہ میرے پاس آکر بیٹھ گیا اور باتیں کرنے لگا اور کہا کہ اگر آپ چاہیں تو وہ کتاب واپس لے لیں - لیکن میں کسی اور شخص کو کسی دام پر دینے کے لئے راضی نہیں ہوں اسکے پڑھنے سے اسکی بے ایمانی کی دھجیاں اُڑ گئی تھیں اور وہ خداوند مسیح کا معتقد اور کلیسیا کا ممبر ہو گیا تھا - پیشینگوئیوں سے خدا کی عالم الغیبی ظاہر ہوتی ہے جبتک بائیبل کے کھنڈرات موجود ہیں جبتک نینوہ خالی سنسان اور ویران ہے جبتک مصر تمام سلطنتوں سے ذلیل ہے جبتک ٹائیر جال پھیلانے کی جگہہ ہے - جبتک بنی اسرائیل تمام قوموں میں تتر بتر ہیں جبتک یروسلم غیر قوموں کے پاؤں تلے روندا جاتا ہے - جبتک دنیا کی بڑی بڑی سلطنتیں پیش خبری کی راہ پر چل رہی ہیں تبتک ہمارے پاس ثبوت ہے کہ اس کتاب کی پیشینگوئیوں کو عالم الغیب خدا نے لکھا کیونکہ نبوت کی بابت آدمی کی خواہش سے کبھی نہیں ہوتی +

ہم اس بائیبل کو ایک کتاب کہتے ہیں لیکن یہاں چھیاسٹھ مختلف کتابیں ہیں جنکو تیس یا چالیس مختلف آدمیوں نے لکھا ہے کوئی آدمی کہہ سکتا ہے کہ میں آستر کی کتاب پر یقین نہیں رکھتا خیر کیا مضایقہ - ہمارے پاس پینسٹھ کتابیں باقی ہیں اُنسے کیا کروگے ایک آدمی کہتا ہے کہ مجھکو امثال میں یا اُس میں شک

ہے۔ فرض کرو کہ شک ہے اگر خون ریزی کیواسطے تمہاری تحقیقات ہو رہی ہے اور چھ یا سات گواہ تمہارے برخلاف بولتے ہوں۔ میں فرض کرو کہ تم ان میں ایک کو جھوٹھا ٹھہراؤ تو پانچ باقی ہیں ایک اور کو جھٹلاؤ اور پھر بھی چار شخص موجود ہیں ایک اور کو باطل کرو پھر بھی تین شخص تمکو پھانسی دلانیکو بشرطیکہ تم مجرم ہو کافی ہیں کیا تم نہیں سمجھتے کہ تم اس کتاب کو جبتک تم تفصیل وار باطل نہ کرو باطل نہیں ٹھہرا سکتے ہر ایک کتاب اپنی آپ شہادت رکھتی ہے اور اپنی خوبیوں پر آپ پائدار ہے۔ اور پھر بھی ہر ایک کتاب باقی کی سب کتابوں کے ساتھ سلسلہ رکھتی ہے اگر تم سے ہو سکتا ہے تو کسی ایک کو باطل کرو میرے نزدیک یہہ بھی کرنا مشکل ہوگا معلوم ہوتا ہے کہ یہہ لکھی ہوئی کے واسطے نبی ہو وہ ایک ہی روح کا الہام ہے + (باقی آئندہ)

منقولات

برٹش گورنمنٹ کی حکومت کی ہر دلعزیزی

ایک وہ دن تھا۔ کہ افغانستان کے باشندے انگریزوں کا نام سنتے ہی آگ بھبوکا ہو جاتے تھے۔ یا آج وہ دن ہے کہ جو کوئی خان سردار۔ ملک افغانستان کا باشندہ ایک مرتبہ طرز حکومت انگریزی کو دیکھ جاتا ہے۔ تو وہ فوراً افغانستان کی سکونت پر لاحول پڑھنا شروع کر دیتا ہے۔ فی الحال ملک بجور کے باشندے ایک عظیم الشان خان اعظم خان نے حکام انگریزی کے حضور میں درخواست کر کے ضلع پشاور میں زمین کے خریدنیکی اجازت حاصل کی ہے +

قبل ازیں مقام دیر کے خان۔ محمد شریف خان نے بھی ایسی ہی استدعا کی ہے +

بات یہہ ہے کہ عمرخان والی جنڈول کی متواتر کامیابیوں سے بجور کے خوانین جو بجان تنگ آرہے ہیں اور اب وہ علاقہ بجور کی سکونت سے اپنی جان مال کی خیر نہیں سمجھتے۔ وہ اس امر پر مجبور ہوتے جاتے ہیں۔ کہ اپنے وطن قدیم اور زاد و بوم عزیز کو خیر باد کہہ کر علاقہ انگریزی میں آ پناہ لیں جس علاقہ کو وہ روئے زمین کا بہشت سمجھتے ہیں۔ کیونکہ۔ فرد

بہشت آنجاکہ آزارے نہ باشد
کسے را باکسے کارے نہ باشد

افغانستان میں کوئی شخص خواہ کیسا ہی عالیجاہ کیوں نہ ہو۔ وہ کبھی زمانہ کے انقلاب سے بے پروا نہیں ہو سکتا۔ وہاں کوئی تعجب نہیں کہ جو شخص آج دولت و اقبال میں بیٹھا دیکھا یا سمجھا جاتا ہے۔ کل وہی توپ کے منہہ پر رکھ کر اُڑا دیا جائے۔ اول تو شخصی حکومت تمام اہل ملک کے مال اور جان ایک شخص تن واحد کے قبضہ قدرت میں وہی ستھرے کی چڑیا۔ چاہے مٹھی کھولکر اُسے اُڑ جانیکی اجازت دیدی۔ چاہے دبا کر اُسکی جان لے لی۔ اگر مہربان ہوگئے تو ایک واجب القتل شخص کو خلعت وانعام سے سرفراز فرما دیا۔ اور اگر قہرمان ہوگئے۔ تو ایک محض بیگناہ کو پکڑ کر بزن بولا دیا۔ کل مال و متاع ضبط کر لیا۔ گھر کو آگ لگا دی اُسپر ہل پھروا دیا۔ بادشاہ جو ٹھہرے یہہ کسکی مجال کہ چوں وچرا کر سکے۔ زبان اُنکی اور تقدیر دُنیا کی۔ جو اُسے نکل گیا وہی فرمان۔ جسکا کوئی اپیل نہ نگرانی مرافعہ نہ نظرثانی۔ بیشک جو جو افغانی سردار حکومت انگریزی کی خوبیوں سے واقف ہوتے جائینگے۔ ہزار جان سے اُسکے عاشق زار ہوتے چلے جائینگے۔ یہہ سارا بیج بویا ہوا ہندوستان کے بیدار مغز وائسرائے سابق حضور لارڈ ڈفرن بالقابہ کا ہے۔ جنہوں نے علاقہ ملحقہ پشاور کے نامور خوانین کو انعام و خلاع فاخرہ سے سرفراز کر کے وحشی نژادوں کو گورنمنٹ انگریزی کے ساتھ مانوس کیا۔ اُنہیں اپنا مہمان بنا کر کلکتہ و کراچی تک سیر و سیاحت کرائی سلطنت ابد پایے انگریزی کا جاہ و جلال اور اقبال لایزال۔ اور ملک کی وسعت خوشحالی حسن انتظام انہیں دکھایا۔ ریلوے کارخانوں کی حیرت افزا کلیں اور کارروائی دکھلا کر اُنہیں انسان سے بت بنا دکھایا۔ ہر ایک جگہہ کو دیکھکر وہ ایسے غرق دریائے حیرت ہو جاتے تھے کہ پیکر تصویر یا پتھر کی مورت بُت بنکر رہجاتے تھے۔ ایسی بیدار مغز وائسرائے ہند کے وقت سے افغانستانی گورنمنٹ انگریزی سے مانوس ہونے لگے تھے +

ہم اُمید کرتے ہیں کہ ہمارے موجودہ وائسرائے ہند حضور لارڈ لینسڈون افغانستان کی پالیسی میں اپنے سالف کے قدم بقدم چلکر افغانوں کو دل و جان سے گورنمنٹ انگریزی کا مطیع و منقاد اور عاشق زار بنا دکھائینگے +

از اخبار افتاب پنجاب لاہور

سارے عالم کا تغیر نے کیا حال نیا
دن نیا رات نئی ماہ نیا سال نیا

کیفیت زمانہ کی بدل گئی۔ گھنگی دور ہوئی سب چیزیں نئی نئی دکھائی دے رہی ہیں جسطرف نظر اُٹھا کر دیکھئے نئے انداز نئی نئی باتیں۔ نیا دن نئی راتیں۔ نیا ماہ نیا سن نئی وضعیں نئی ایجادیں۔ نئے لوگ نیا زمانہ۔ سب کچھ نیا ہے مگر بیچارے ہندوستان کی نکبت و فلاکت اور افلاس کی حالت نہ بدلی وہی پُرانی دھُرانی روش اسکی ہنوز بدستور موجود ہے ہمیں سال نو کی خوشی جب ہی ہو سکتی ہے۔ جب ہمارے جانبین بھی سال نو کے نئے اور عمدہ اثر کے ذریعہ سے سُدھر جائیں۔ اور ہمارے ایام عسرت مُبدل بعشرت ہو جائیں۔ بدون اسکے ہمکو دلی مسرت و خوشی ہرگز حاصل نہیں ہو سکتی بلکہ بجائے اسکے اسوقت ہمکو ایک اپنے رفیق و غمگسار مونس یار کے جدا ہو جانیکا بدرجہ کمال افسوس ہے۔ جسے ہم سنہ ۸۹ کے لقب سے یاد کرتے تھے۔ پورے بارہ مہینے تک ہم سے اُس سے صحبت یکجائی رہی۔ ہمارا ایسا ہمدم اور اتنے دنوں کا ساتھی ہم سے الگ اور جدا ہو گیا۔ تاہم ہمیں قوی اُمید ہے کہ اُنکے خلیفہ و جانشین سنہ ۹۰ صاحب جو یکم جنوری سے زیب دہ مسند عالم ہیں شاید ہمارے لئے خیر و بہتر ہوں۔ خدا ہمارا

خیال کو راست لائے یہہ تغیر و تبدیل ایام در پردہ ہمیں تعلیم دے رہے ہیں اور بتا رہے ہیں کہ دنیا کی حالت ہرگز قابل اعتماد اور لایق اعتبار نہیں اسکی حالت کبھی یکساں نہیں رہ سکتی زمانہ سلف سے آجتک کیا کیا حالتیں بدلا کیں بڑے بڑے بادشاہ اولو العزم آئے اور چلے گئے۔ بڑی بڑی سلطنتیں ایک دم میں دگرگون ہو گئیں۔ بڑے بڑے پختہ خیالوں کے خیال راست نہ آئے اسپر اعتماد اور بھروسا کرنا بڑی خام خیالی ہے کوئی شخص تو انگر و مالدار اپنی تونگری اور مال و متاع اور دولت پر نہ پھولے اور اس گمان اور بھروسہ پر نہ رہے کہ یہہ ہماری غنا اور تونگری اور مال و دولت ہمیشہ بدستور رہے گی۔ بلکہ جملہ حوادثات کے ساتھہ تغیر و تبدیل کا لحاظ رکھے کسی شی کے قیام اور پائیداری کا گمان نہ کرے سب کو کالعدم جانے۔ جو شخص آج غنی اور مالدار ہے کل اسکا فقیر ہو جانا کچھہ دشوار نہیں۔ جو آج محتاج ہے کل مالدار ہو سکتا ہے۔ جو آج تندرست ہے کل بیمار ہو سکتا ہے جو آج موجود ہے کل معدوم ہے جو کل تھا وہ آج نہیں جو آج ہے وہ کل نہ ہوگا۔ غور کرنے اور دیکھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ بڑے بڑے عالی خاندان جنکے در پر صدہا آدمیوں کا مجمع رہا کرتا تھا۔ لوگوں کی حاجت روائی ہوا کرتی تھی آج اُنہیں کوئی پوچھتا نہیں۔ جنکے خاندان میں کوئی شخص کبھی کسی عہدہ و منصب پر ممتاز نہ تھا آج وہ کرسی حکومت پر بیٹھے حکمرانی کر رہے ہیں۔ اشرافت و نجابت و دولت و امارت کسی چیز پر مغرور نہ ہونا چاہئے۔ بلکہ اپنی سنجیدہ و سدھری ہوئی حالت اور زمانہ کی موافقت کو غنیمت شمار کرکے جہانتک ہو سکے غریبوں کی امداد محتاجوں کی کفالت فریادیوں کی دادرسی عزیز و قریب دوست و آشنا کے ساتھہ احسان کرے +

ان اللہ لا یضیع اجر المحسنین۔

راقم۔ ج۔ ن۔

مہر نیم روز بجنور

واقعات اور رائیں

ہم بڑی خوشی اور شکرگذاری کے ساتھہ خبر دیتے ہیں کہ ہر دلعزیز پادری ڈاکٹر سی ایس والنٹین ایل ایل ڈی جو رخصت پر اپنے وطن مالوفہ سکاٹ لنڈ کو تشریف لیگئے تھے ۱۷۔ تاریخ ماہ حال کو معہ میم صاحبہ و مس صاحبہ بخیریت تمام واپس اپنے مزرعہ محنت یعنی آگرہ میڈیکل مشنری ٹریننگ کالج میں فایز ہوئے۔ یہہ وہی ڈاکٹر صاحب ہیں جنہوں نے سب سے پہلے راجپوتانہ کی دیسی ریاست عظیم جیپور میں جو گویا بت پرستی کا حصن حصین ہے مسیحی مشن ۱۸۶۶ء میں قایم کیا اور باوجود مخالفتہائے عظیم کے خداوند مسیح کی کلیسیا کی اس بڑے شہر میں بنیاد ایسی مضبوطی کے ساتھہ ڈالی کہ آجتک قایم اور ترقی پذیر ہے۔ اسکی نظیر پر اودیپور اور جودھپور کی ریاستوں میں مشن قایم ہو گئے۔ ہماری دُعا ہے کہ خداوند اُنکے میڈیکل مشن کے کام میں برکت بخشے کہ اُس سے بہت سے دیندار ہندوستانی مشنری ڈاکٹر روحانی و جسمانی علاج کے لئے کامیابی کے ساتھہ نکلیں +

مسٹر دُھر واجو اور نیشنل کانگریس کے لئے سنا گھوم کو گئے تھے اپنی برادری کے لوگوں سے ستائے گئے اور اُن کے دباؤ میں آکر اِس خطا کے لئے کہ وہ یورپ کو گئے بہت کچھہ اشنان دہیان اور برت وغیرہ کیا۔ ہندوستان کے جوان علم کی روشنی پاکر بھی نہ معلوم کبتک نادانی کے کام کرتے رہینگے؟۔ وے کب واہیات باتوں کو ترک کرنیکے لئے جرأت اور مردانگی دکھلاوینگے؟ +

مخزن مسیحی لکھتا ہے کہ ہندی کانگریس میں مسٹر بریڈلا بھی موجود تھے۔ وہ خدا کی ہستی کے قایل نہیں ہیں۔ اگر ہندی کانگریس ایسے لوگوں کو ہادی ٹھہراوے گی جو منکر خدا ہیں تو کشتی مراد کی سلامتی کی کیا اُمید ہے؟ +

نیو کالج متعلقہ فری چرچ آف سکاٹلنڈ کے پروفیسر تھامس سمتھہ ڈی ڈی کی رسم جوبلی عنقریب ادا کی جائیگی ڈاکٹر سمتھہ جو پہلے ہندوستان میں مشنری رہ چکے ہیں اور جنہوں نے ڈاکٹر ڈف مرحوم کے ساتھہ انجیل کی خدمت کی اُنکے ہاتھہ سے ایک نامی پنجابی مسیحی نے بپتسمہ پایا تھا + مشن بیوہ

سیالکوٹ کا زنانہ مشن ہسپتال جو مس ہیریاوہائٹ کے زیر اہتمام ہے تعمیر ہو گیا۔ اور ماہ گذشتہ کی ۳۱ کو کھل گیا یہہ عمارت نہایت عمدہ اور بہر صورت مکمل اور آراستہ ہے + منہ

کچھہ عرصہ گذرا کہ ۳۰ جواریوں کو پنڈ دادنخاں کے نائب تحصیلدار نے جوا کھیلتے ہوئے گرفتار کیا۔ اور تحصیلدار صاحب نے ہر ایک پر پچیس روپیہ جرمانہ کیا۔ لیکن ڈپٹی کمشنر صاحب کے پاس اپیل کرنے پر اِس بنا پر چھوڑ دیئے گئے کہ نائب تحصیلدار کو گرفتار کرنیکا کوئی اختیار نہ تھا۔ پولیس کا کام تھا (نور افشاں) ہماری رائے میں ایک تحصیل کا چپراسی بھی اگر اُنکو گرفتار کرلیجاتا تو بھی جواریوں کو بعد ثبوت جرم بلا تدارک چھوڑ دینا نامناسب بات تھی + قیصر الاخبار

کوہ مری و راولپنڈی کے تاجران شیخ الہی بخش و محمد فضل الہی نے نمک حلالی کے اظہار میں اپنی کوٹھیاں واقع صدر بازار راولپنڈی اِس غرض سے سرکار کی نذر کی ہیں کہ اگر روس و انگلستان کے درمیان جنگ چھڑ جائے تو اُنکو بیچکر زر ثمن مُلک کی حفاظت میں خرچ کیا جائے +

گذشتہ ماہ ستمبر میں بمقام کوہ منصوری مسٹر جارج آلر صاحب نے ایک سوال کے جواب میں اپنے مشنری ایڈریس میں فرمایا کہ میں کسی ہندو یا محمدی کو جبکے ایک جورو سے زیادہ ہوں بپتسمہ دونگا بشرطیکہ میں اُس شخص کو مسیح کا حقیقی ایماندار جان لوں۔ لیکن اسکے بعد مسٹر مذکور نے زیادہ فکرمندی سے اس مسئلہ پر غور کیا ہے جسکا نتیجہ یہہ ہوا کہ اُنہوں نے اپنی رائے کو بدل ڈالا جیسا کہ خط ذیل سے (جسکو ہم مخزن سے ترجمہ کرتے ہیں) ظاہر ہوگا +

الہ آباد ۱۲-۲۱ دسمبر ۱۸۸۹ء-

بنام رورنڈ جے لیوکس-

خداوند میں پیارے بھائی-

جب میں نے منصوری پر اپنی رائے پہلے تمطاؤس ۳-۲-۲ پر ظاہر کی اسوقت میں نے اِس آیت کے متعلق سب پہلوؤں کا بخوبی موازنہ نہیں کیا تھا- جوکہ میں نے تب سے بخوبی کیا اور اب میں بعد بہت سی دُعاؤں کے اپنی سنجیدہ معقولیت اور یقین کو ظاہر و بیان کرتا ہوں (۱) کوئی کثیر الازواج انجیل میں مذکور نہیں ہو جسکو بپتسمہ دیا گیا یا شریک کلیسیا کیا گیا ہو (۲) ہمارا انبیا شارع خداوند یسوع مسیح متی ۵-۱۷ میں فرماتا ہے۔ "تم سُن چکے ہو کہ اگلوں سے کہا گیا زنا مت کر لیکن میں تم سے کہتا ہوں کہ جو کوئی شہوت سے کسی عورت پر نگاہ کرے اپنے دل میں اُسکے ساتھ زنا کرچکا"- تاہم کثیر الازواج نہ صرف کسی عورت پر شہوت سے نگاہ کرتا بلکہ ہمیشہ اسکے ساتھ زنا کاری میں رہتا ہے- اِس لئے وہ شخص ہمارے شارع خداوند یسوع مسیح کے کلام کے مطابق گناہ میں مشغول رہتا ہے- پس اِس وجہ پر نہ اُسکو بپتسمہ دینا اور نہ کلیسیا کی رفاقت میں شریک کرنا لازم ہے- (۳) اور اگر یہہ کیا جاوے تو ہم اُس شخص کی نسبت گناہ کو خفیف کرنے میں خود گنہگار ہوتے ہیں اور ہم دنیا کے اور خدا کی کلیسیا کے خلاف اپنے خراب نمونے سے بکثرت گناہ کرتے اور نئے شارع خداوند یسوع کی بیعزتی کرتے ہیں- (۴) کثیر الازواج شخص کو کیسا ہی سچا اور راستباز ہو بپتسمہ پانے اور کلیسیا میں شریک ہونیکے لئے توقف کرنا چاہئے تاوقتیکہ خدا اپنی پروردگاری سے اسکی راہ کھولے کیونکہ اسکی نجات بالکل اُسکے بپتسمہ پانے پر منحصر نہیں ہے +

میں خداوند میں تمہارا محبتی

جارج ملر

قیصر الاخبار ناقل ہے کہ مسٹر گلیڈسٹون نے اخبار میں چار سوال کئے ہیں اوّل یہہ کہ طلاق کا مسئلہ بروئے مذہب کیا وقعت رکھتا ہے؟ دوم طلاق دادہ شخصوں کی دوبارہ شادی ہونی چاہئے کہ نہیں؟ سیوم طلاق سے کنبہ پر کیا اثر ہوتا ہے؟ چہارم جس قوم میں طلاق کا مسئلہ نہیں ہے وہاں اُنکے اخلاق پر کیا اثر ہوتا ہے؟ +

لاہور کے سشن جج کا فیصلہ بمقدمہ اُس کیمیاگر کے جسپر دیوان بوٹا سنگھ کو فریب دینے کا الزام لگایا گیا- اُن تعلیم یافتہ دسیسوں کے مطالعہ کے قابل ہے جو دیدہ و دانستہ ایسے فقیروں سے فریب کھاتے ہیں اور چاندی سے سونا بن جانیکے لئے اپنا زرِ کثیر برباد کرتے ہیں- سشن جج نے اپنے فیصلہ میں بیان کیا کہ مجھکو یقین نہیں کہ مدعی جوکہ ایک اخبار کا مالک و مہتمم ہے اور ہوشیار آدمی معلوم ہوتا ہے- اِس طریق پر جیسا کہ بیان کیا گیا ملزم سے فریب دیا جاسکے- بخلاف اسکے وہ کافی عقل عام رکھتا کہ ملزم کے ایسے فریب دینے کے خیال پر وہ طنزاً خیال کرے- اگر مدعی کوئی جاہل زمیندار نیم تعلیم یافتہ ضعیف العقل یا ایک زنِ ضعیفہ ہوتا تو اُسکا اسطرح فریب کھانا بہ آسانی خیال میں آسکتا لیکن چونکہ مدعی اِن باتوں میں سے کسی ایک میں داخل نہیں ہے اس لئے جج یہہ یقین کرنیکے خلاف ہے کہ مدعی کو دھوکھا دیا گیا- اور فیصلہ مدعی کے خلاف دیا گیا + سول و ملٹری گزٹ

آٹھ دس برس ہوئے کہ تھیوسوفیکل سوسیٹی اِس ملک میں بہت نامور ہوئی- کرنیل الکاٹ صاحب شہر بشہر جاکر اپنی ہتھ پھیری سے لوگوں کو دنگ کرتے تھے- سوامی دیانند سرستی الکاٹ صاحب کے پھندے میں پھنس گئے- صاحب کے ہمراہ ایک روسی عورت تھی جو چالاکی میں استاد تھی اُسنے بہت لوگوں کو جو عقلمند تھے اپنے پھندے میں پھنسایا- پایونیر کے ایڈیٹر مسٹر سینٹ اُس فریق میں شامل ہوئے اور اِس ملک کے بہتیرے ذی عزت آدمی شریک ہوئے کچھ مدت تک یہہ معلوم ہوتا تھا کہ تھیوسوفیکل سوسیٹی تمام ملک میں اقبالمند ہوگی- لیکن الکاٹ صاحب اور بلیوٹسکی میم نے ایلاکیا کہ ایک بڑے مالدار آدمی کو جو مدراس میں رہتا تھا- اپنی حکمت سے پھنسا دیں پر اتفاق ایسا ہوا کہ اُنکی چالاکی اور ہتھ پھیری کی بندش تمام ملک پر ظاہر ہوگئی اور دونو یہی ہندسے رفوچکر ہوگئے

ٹانڈہ ضلع ہوشیارپور میں ایک ساہوکار ... نقب لگی دو چور تو نقدی و زیور ٹٹول رہے تھے اور ... چور بدھاوا نامی مال مسروقہ لئے باہر کھڑا تھا کہ یکا... کنسٹبل نے آکر دبوچ لیا اور شور مچایا اہل محلہ نے آکر ... چوروں کو گرفتار کرلیا + سراج

خبر ہے کہ علاقہ گڈھ شنکر کے ایک مدرسہ کے مدر... ایک عورت سے ناجائز تعلق تھا مساۃ مذکورہ کو دو تین طالب... نے رات کے وقت مدرسہ میں آتے دیکھا جو اسوقت و... پڑھ رہے تھے مدرس نے بخوف افشائے راز اُس عورت کے کہنے سے اُن طلباء کو زہر آمیختہ لڈو کھلا دیئے- سُنا ... ہے کہ دو لڑکے تو اُسیوقت مرگئے اور ایک قے کرکے بچ گیا ... مرد و عورت دونوں حوالات میں ہیں +

ڈیرہ اسمٰعیل خان- لالہ گیلارام محرر ضلع ... خوبصورت اور نوجوان بھائی پٹاخہ بازی کے خوفناک کھیل ... سے اپنا ایک ہاتھ کھو بیٹھا- بارود کی تیزی سے ہاتھ ... صدمہ پہنچا کہ بجز کاٹنے کے اور کچھ چارہ نہ بن پڑا + منہ

تحصیل کلاچی کی سٹی پولیس میں ایک نوجوان کنسٹبل ... پولیس دروازہ شہر میں بطور محافظ کے رہا کرتا تھا- ایک رات ... اُسکو کسی ظالم نے آن گھیرا اور اُس بیچارے کے مُنہہ میں ا... چھرا گھسیڑ دیا کہ وہ وہیں گرکر مرگیا قاتل کا کوئی پتہ نہیں پولیس ... تفتیش میں مصروف ہے سُنا جاتا ہے کہ سراغ ایک عورت اور ... مرد کا لگتا ہے + منہ

لارڈ نیپر آف مگدالا جنکی وفات کی خبر لنڈن سے آئی ... ۱۸۱۰ء میں جزیرہ سیلون میں پیدا ہوئے تھے- ولایت کی تعلیم ... سے فارغ ہوکر وہ بنگالہ کے انجنیریوں میں داخل ہوئے اور ... اُسکے بعد پنجاب کے عہدہ چیف انجنیری کو زینت بخشی- ... ۱۸۶۰ء میں عمدہ خدمات انجام دیں- پھر چین کو انگریزی ملازمت ... پر گئے- وہاں سے بمبئی کے سپہ سالار مقرر ہوئے- اِس ... بعد ہندوستان کے کمانڈر انچیف مقرر ہوئے- ایک ... تک جبرالٹر کے گورنر رہے- اب لنڈن میں شاہی برج کے ... کمانڈنٹ

کے معزز عہدہ پر مامور تھے + عام

پشاور کی ایک چالاک عورت نے دھوکے دہی سے شاہپور کے ایک شریف قوم ہنود (کھیور) کی بارہ سالہ لڑکی کا ناطہ نسبت پشاور کے ایک بوڑھے پچاس ساٹھ سالہ آدمی کے ساتھ کرا دیا۔ دکھلانے کیوقت ایک نوجوان کو شاہپور میں لیجاکر دکھایا گیا تھا۔ اب لڑکی والا اُس عورت پر فوجداری میں دعویٰ دائر کرنیوالا ہی کہ اسنے لڑکے والوں سے کچھ روپیہ لیکر میرے ساتھ فریب کیا ہی۔ بیشک ایسے لوگوں کو سزا ہونی چاہئے۔ جو اپنی طمع کیواسطے شریفوں کو دھوکہ دیکر انکی بیگناہ لڑکیوں کی عمریں برباد کرنے چاہتے ہیں +

علاقہ سندھ حیدر آباد میں بمقام موضع گمبان ڈاکہ کی ایک سخت واردات ہوئی۔ گیارہ چوروں کا ایک خوفناک گروہ ایک ساہوکار کے گھر میں زبردستی گھس گیا اور بائیس ہزار روپیہ زر نقد صندوقوں سے نکال کر رفوچکر ہوئے۔ ساہوکار مذکور کے تمام کاغذات تمسک ہنڈیاں بہیات تمام و کمال اپنے اپنے حصہ کا مال بھی برآمد ہوگیا ہی اُمید ہی کہ باقی مجرم بھی گرفتار ہو جائیں اور اپنے کیفر کردار کو پہنچیں + آفتاب

آریہ پتر کا ۱۱ جنوری ناقل ہی کہ پنجاب کی تین مشنری جماعتوں نے تعلیم یافتہ غیر مسیحیوں کے لئے انگریزی میں ایک اخبار ماہواری جاری کرنیکا ارادہ کیا ہی کیونکہ لوگ صرف دنیوی تعلیم حاصل کرکے لامذہب اور ملحد ہوتے جاتے ہیں اور سمجھتے ہیں کہ مسیحی دین باطل ہی۔ اور علمی آزمائش کے مقابل ٹھہر نہیں سکتا۔ اِس اخبار کا نام (ٹرو لائٹ) یعنی سچی روشنی ہوگا دہلی سینٹ اسٹفن کالج کے پرنسپل پادری ایس۔ ایس۔ آلنٹ صاحب ایم اے۔ پادری آر آر الونگ ڈی ڈی پرنسپل مشن کالج لاہور ایڈیٹران مقرر ہوگئے اور پادری ایچ آر بین ایم ڈی لاہور منیجر اور خزانچی +

ڈہلی سشن وینین ڈسٹرکٹ سپرنٹنڈنٹ پولیس اپنی بیوی کے ساتھ شکار کھیلنے میں مشغول تھے۔ جب وہ بندوق ایک کاندھے سے دوسرے پر رکھنے لگے تو وہ اتفاقاً سر ہوگئی اور گولی میم صاحبہ کی گردن میں لگی۔ اِس حادثہ کی خبر سُنکر مسٹر ڈالس ڈسٹرکٹ انجنیر دہلی کالکا ریلوے نے ایک سپیشل گاڑی روانہ کی۔ گو زخم خطرناک ہی مگر لیڈی مذکور کی حالت اچھی ہی جس سے صحت یاب ہونیکی اُمید کیجاسکتی ہی +

سیول و ملیٹری ۲۲ جنوری ناقل ہی کہ ہندوستان میں خفیف اور کم قدر چیزوں کے لئے خون کی وارداتیں واقع ہوتی ہیں۔ خصوصاً وہ بھائی جو ایک چاندی کی چوڑی یا چھلے کے لئے ایسا کرتے ہیں۔ لیکن کسی کے خیال میں نہیں آتا کہ بھائی اپنی چھوٹی بہن کو اسلئے کہ اُسنے اُسکی کوکیوں کی چوری کو ظاہر کیا ہی مار دیدے۔ مدراس میں پولیس نے دریافت کیا کہ ایک لڑکے نے ایسا کیا اور خود بھی کھایا اور خودکشی کی۔ عدالت میں تحقیقات ہو رہی ہی +

محمدی اور ہندوؤں میں تنازعہ بعض مقام پر عجب طور پر ظاہر ہوتا ہی۔ کراچی کی خبر ہی کہ وہاں ہر دو فریق میں بڑی نااتفاقی پیدا ہو رہی ہی اور ایک دوسرے کی مخالفت پر کمربستہ ہی۔ یہ جھگڑا کراچی کے بوچڑوں کے متعلق پیدا ہوا ہی۔ وہاں گاؤکش اور بُزگوشت فروش بوچڑ ہیں مقدم الذکر مسلمان اور موخر الذکر ہندو ہیں۔ میونسپل حکام دونو فریق میں صُلح کرانا چاہتے ہیں کہ ہنگامہ رفع ہو لیکن دونو فریق آشتی و قربت باہمی سے انکاری ہیں نتیجہ تا حال ظہور میں نہیں آیا +

انبالہ لفٹننٹ سٹیوارٹ دسویں بنگال لانسر جبکہ ایک دوست کے ہاں کھانا کھاکر اپنے مکان کو جاتے تھے راستہ میں ایک پاگل سیاہ کُتے نے اُنکی پنڈلی چبا ڈالی۔ ڈاکٹر گی صاحب نے اپنی لکڑی سے اُس کُتے پر وار کیا اتنے میں چند سوار آپہنچے اور اُسکو مار ڈالا۔ صاحب موصوف شفاخانہ میں پہنچائے گئے۔ کہتے ہیں کہ اس کُتے نے تیرہ آدمیوں کو کاٹا اور ایک چوکیدار کی ناک جڑ سے اُکھاڑ لی +

ولائت کا ایک اخبار چمڑے کے پیوند کا عجیب حال لکھتا ہی۔ ایک دس سالہ لڑکے کی ٹانگ گھٹنے سے یکے تختے تک اسقدر جل گئی کہ نیچے سے ہڈی نظر آنے لگی۔ ایک سرجن نے شکاری کُتے کے بچہ کا چمڑا کاٹ کر چھ انچ لمبے اور ایک ایک انچ چوڑے پیوند اُسپر لگا دیئے جو دو ہفتہ کے بعد سوا ایک پیوند کے مضبوط ہوگئے اور اسطرح لڑکا چھ ہفتہ میں اچھا ہوگیا + رفیق ہند

ایک سکھ قیدی باگ سنگھ نامی جو ۱۸۸۵ء میں سنٹرل جیل لاہور سے مفرور ہوگیا تھا گرفتار کیا گیا ہی۔ مجرم چوری پیشہ اور رہزن ہی۔ اسکی آخری قید ۱۷ سال تھی چند دن گذرے ہیں کہ یہ شخص لاہور میں مال مسروقہ فروخت کرتا ہوا گرفتار ہوا۔ صاحب اسسٹنٹ کمشنر نے جو مقدمہ کی تحقیقات کر رہے ہیں اُسکو عدالت سشن کے حوالہ کرنیکا ارادہ کیا ہی تاکہ وہ کافی سزا پاوے + منہ

لنڈن۔ افسوس ظاہر کیا گیا ہی نیپیر کے کافن پر یہاں میں کوئی ریپرزنٹیٹو افسران بمبئی سے موجود نہ تھا۔ لارڈ نیپیر بمبئی کے کمانڈر انچیف تھے جبکہ وہ مہم ابیسینیا پر مامور کئے گئے۔ ملکہ معظمہ کیطرف سے ڈیوک آف کیمبرج حاضر تھے جنہوں نے کافن پر ایک ہار پھولوں کا ڈالا جسپر یہ تحریر تھا کہ یہ عزت کا نشان شاہی ہی جسکے لئے مرحوم نے وفادارانہ خدمت کیں +

کلکتہ کے ہندو لوگ شاکی ہیں کہ پرنس البرٹ وکٹر نے مدرسہ اسلامیہ کو جاکے دیکھا۔ مگر سنسکرت کالج کو اپنے قدوم میمنت لزوم سے معزز نفرمایا جسکو ہندو لوگ ایک پاک تعلیمی مدرسہ خیال کرتے ہیں +

۱۹ تاریخ ماہ حال کو ملتان سے ایک ہندوستانی لڑکی بغیر ٹکٹ پاسنجر ٹرین میں سوار ہوگئی۔ جب اسٹیشن چھانگا مانگا کے نزدیک ٹرین پہنچا تو وہ لڑکی گاڑی کی دریچی سے بخوف ادائگی محصول کود پڑی۔ چونکہ یہ واقعہ اسٹشن سے قریب ایک میل کے فاصلہ پر گذرا گارڈ نے ٹرین کو روکدیا لڑکی کو اُٹھایا اور وہ لاہور میں لائی گئی اور اب ریلوے کو فریب دہی کے لئے زیر تحقیقات ہی +

ملکوں اور شہروں کی مختصر خبریں

پونا میونسپلٹی کیطرف سے بالجبر تحصیل علم کا قانون جاری ہونیوالا ہے +

لیڈی ڈفرن فنڈ میں چھ لاکھ روپیہ سے زیادہ جمع ہیں اور روز بروز ترقی ہے +

لکھنؤ جوبلی ہائی سکول کے لئے منشی نولکشور سی آئی ای نے ۱۵۰۰۰ اور رائے بیج بھوکن لعل صاحب نے ۷۵۰۰ روپیہ عنایت کئے ہیں +

نیم سرکاری طور سے یہ بات معلوم ہوئی کہ روس افواج بخارا پر کسی قسم کا حکم نہیں رکھتا صرف اُنکو قواعد سکھاتا ہے وسط ایشیا کا روسی جنرل گورنمنٹ کو ترغیب دے رہا ہے کہ عشق آباد میں سالانہ میلہ قایم کرے +

کونسل کشمیر نے بارہ مولا کے مصیبت زدگان آتش زدگی کی امداد کے لئے دس ہزار روپیہ منظور فرمایا +

بڑی خوشی کی بات ہے کہ سیالکوٹ جموں ریلوے قریباً تیار ہو چکی ہے جو غالباً اسی ہفتہ جاری ہوگی +

حضور لیڈی صاحبہ وائسرائے نے زنانہ نارمل سکول کلکتہ میں انعام بانٹا +

بیان ہوا کہ پارلیمنٹ انگلستان اول اجلاس کر کے ٹوٹ جائیگی۔ کیونکہ ملک کی خواہش ہے کہ وزارت از سرنو قایم ہو +

وزیر اعظم پرتگال نے کہا کہ پرتگال سچ پر ہے۔ انگلستان زور پر سچ کو مغلوب نہ ہونے دینگے +

گورنمنٹ سویڈن کی پرتگال کے ساتھ ہمدردی ہے عام رائے معلوم کرنیکے لئے کمیٹیاں ہونگی +

جو مراسلتیں افریکہ کے متعلق پرتگال نے شایع کی ہیں اُنسے لارڈ سالسبری کا استقلال اور پرتگال کا حیلہ حوالہ ثابت ہوتا ہے +

انتالیس جرمن اور پولش امیر لوگ جو روس میں مقیم تھے وہاں سے نکال دئیے گئے +

روسی موسم بہار میں مشرقی سرحدات کی ریلوے لین کو دوہر بناویگی۔ اور تین چھاؤنیاں اُسکے متعلق قایم کریگی +

لنڈن میں گذشتہ ہفتہ میں مرض انفلوائنزا سے ۱۲۶۱ اموات واقع ہوئیں +

آبو کے ایجنٹ گورنر جنرل راجپوتانہ کرنیل والٹر کے مارچ میں خدمت سے علیحدہ ہونے پر اجمیر کے کمشنر ٹریور صاحب اس عہدہ پر مامور ہونگے +

جنگی قواعد مریدکی میں علاوہ گھوڑوں کے چند سپاہی بھی کام آئے +

صوبہ پنجاب کے اکثر مقامات میں کافی بارش ہوگئی اور فصل زیر بردہ کے لئے مفید ثابت ہوئی ہے +

کلکتہ میں جلسہ ہائے دعوت پرنس وکٹر میں ڈاکٹر ایس سی مکرجی ایڈیٹر اخبار رئیس و رعیت بھی مدعو کئے گئے +

جہلم میں مرغ لڑانے پر لوگ جوا کھیلتے ہیں سول و ملٹری کا خیال ہے کہ یہ مرغباز قانوناً واجب التعزیر ہیں +

دہلی کے کوٹھی داران ہزاری مل ناتھمل نے دس لاکھ کا دیوالہ نکالا +

مراد آباد میں ایک مسجد کے جوتے چور کو ۲ ماہ قید معہ جرمانہ ہوئی +

پونا میں چاند ماری کرتے ہوئے دو دیسی لڑکے غلطی سے نشانہ ہوئے +

اٹاوہ سے ایک جدید اخبار بنام چمنستان صداقت جاری ہوا ہے +

قلعہ دہلی میں آئندہ کو بجائے ۲ کمپنی فوج گورہ کے ۴ کمپنیاں رہا کرینگی +

پادری اے جی نارمن صاحب کے بجائے امرتسر مشن سکول کے پرنسپل پادری ڈی میکنزی مقرر ہوئے +

پادری ٹرنر صاحب سابق کیوریٹ مقام دھنی کی والدہ صاحبہ نے ایس پی جی مشن کے لئے ۹۰۰ پونڈ عطا کئے +

پرتگال میں قرار پایا کہ انگریزی رعایا سے لین دین بالکل بند کر دیا جاوے +

شاہ اور ملکہ برازیل کا اسباب قیمتی ۲۷ لاکھ روپیہ ضبط کیا گیا +

سپین میں جدید وزارت قایم نہ ہوسکی سابقہ وزارت طلب کی گئی +

ہند میں ایک تار کے ذریعہ معلوم ہوا ہے کہ مرض انفلوئنزا طہران میں بھی شروع ہوگیا ہے +

سنہ ۱۸۸۹ء کے انکم ٹیکس بنگالہ سے ۹۳ لاکھ روپیہ وصول ہوا +

سلطان روم علاوہ روس و جرمنی کے آسٹریا بھی تشریف لے جائینگے +

کہتے ہیں شہنشاہ جرمن کی فضول خرچیوں سے وہاں کی رعایا تنگ آرہی ہے +

سیول و ملٹری گزٹ مسلمان اہلکاران پٹیالہ کو کوستا ہے +

ایبٹ آباد کے صدر خزانہ میں جو ۳ ہزار چوری ہوئی تھی وہ سب روپیہ خزانچی سے بھر لیا گیا +

منصف شیر سنگھ بٹالہ سے جالندھر میں تشریف لے آئے ہیں +

ملتان ۲۳ جنوری مابین بہاولپور اور خانپور چودری سٹیشن کے قریب ریل باہم ٹکرا گئی۔ ایک گارڈ نامی سیگر یو مر گیا باقی خیریت گذری +

مسوپوٹامیہ میں وبائے ہیضہ بکثرت پھیلتی جاتی ہے۔ ۳ ہزار آدمی ابتک لقمہ اجل ہوچکے ہیں +

گورنمنٹ نے ۱۱ بیگہ ۹ بسوہ قطعہ زمین دہلی مشن کو ہندوستانی مسیحیوں کے قبرستان کے لئے مرحمت فرمائی +

چند پرتگالی رعایا نے جنکے پاس انگریزی تمغے تھے سفیر انگریزی کو واپس دیدئیے +

سرکاری خبریں

موصول بمطبع

رائے بہادر لالہ جوتی لعل صاحب ایم اے اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر کانگڑہ کو دو ماہ کی رعایتی رخصت یکم فروری ۱۸۹۰ء یا اسی تاریخ مابعد سے عطا ہوئی جبکہ انہیں مستفید ہونیکے لئے صاحب کمشنر بہادر قسمت جالندھر اجازت دیویں +

الیف بی سپنسر صاحب بہادر قایم مقام اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر پشاور کو چھ ہفتہ کی رعایتی رخصت ۱۰ فروری ۱۸۹۰ء یا اسی تاریخ مابعد سے عطا ہوئی جبکہ انہیں خان بہادر مولوی انعام علی صاحب بی اے اسسٹنٹ کمشنر جو بجائے صاحب موصوف کے پشاور تبدیل ہوئے ہیں سبکدوش کریں +

تار کی خبریں

لنڈن ۲۲ جنوری پچھلے ہفتہ انفلوانزا سے لنڈن میں ۱۲۶- اور اور امراض متعلقہ تنفس سے ایکہزار دس اموات درج رجسٹر ہوئیں +

کانکن ۱۰ جنوری لفٹنٹ فوسٹر متعلقہ پورڈرر جب سرجن میجر بورے اور لفٹنٹ برٹ کے ساتھ سیر کر رہے تھے گولی سے ہلاک کئے گئے اس جوان افسر کے مارے جانے سے بھاری نقصان ہوا ہی +

اس صدمہ کا موقعہ کمپ سے ایک میل دور ہی کئی بندوقیں فایر ہوئیں ہمراہی لاش کو اُٹھا کر کمپ میں لائے جن لوگوں سے جلد اسکا انتقام لیا جائیگا اُنکا گانو جو یہاں سے دو میل دور ہی جلایا جائیگا +

کمپ کے بیمار آدمی جنمیں کپتان سونی اور ۴۰ دوسرے آدمی ہیں ۲۲ ماہ حال کو یہاں سے روانہ ہونگے - سرجن مارن اُنکے ساتھ جائینگے +

۱۸ ماہ حال کو جنرل سینبر بو کو ایر قالبض ہوئے دیہاتی دوستی کے اظہار کے واسطے کچھ دور ملنے آئے اب وہ فوج کیواسطے جھونپڑیاں بنانے اور سڑک تعمیر کرنے میں مدد دے رہے ہیں البتہ پانی کی قلت ہی +

لسبن ۲۲ جنوری - انگریزی مال تجارت کی مخالفت شدومد سے ہو رہی ہی - یہاں کے ہوٹل و دیگر مقامات تجارتی مسافروں سے پُر ہیں جو بجائے اسکے دوسرے تجارتی مال کی فروخت پر زور دے رہے ہیں +

لنڈن ۲۳ جنوری کل ہیلو درسکوئیر میں مسٹر گوشن نے سینٹ جارج کے انتخاب کرنیوالوں کو مخاطب کرکے کہا کہ نیا سالنڈ کی نسبت پرتگال کے ساتھ جو فساد بڑہا ہی وہ سخت قابل افسوس ہی مگر اسکی اصل وجہ محض یہہ ہی کہ پرتگال کے ایجنٹوں نے ایسے مقامات پر دست اندازی شروع کی ہی جنکے ساتھ اُنکو کوئی تعلق نہیں ہی - اسلئے اُمید ہی کہ برٹش گورنمنٹ اپنے ہموطنوں کی امداد سے ان معاملات کو کامیابی کے ساتھ نباہیگی +

قسطنطنیہ ۲۲ جنوری مُلک شام میں ہیضہ پھیل گیا ہی - اسوقت تک تین سو اموات درج رجسٹر ہو چکی ہیں +

الہ آباد ۲۲ جنوری - حضور پرنس معہ مصاحبوں اور حضور لفٹنٹ گورنر کے ۷ بجے صبح کے یہاں رونق افروز ہوئے - چھاؤنی میں ۸ بجے چھوٹی حاضری تناول فرمائی اور پھر ۷ بجے شام کے مہاراجہ صاحب کی رکھ میں شکار کھیلنے کے لئے بھرت پور تشریف لے گئے - حضور لفٹنٹ گورنر پرانے گورنمنٹ ہوس کو تشریف لے گئے - جو حضور پرنس کے فرودگاہ ہونیکے لئے آراستہ و پیراستہ تھا مسٹر آکلینڈ کالون کو اس ہوس سے بہت تعلق ہی - ایام غدر میں آپکے والد ماجد جبکہ لفٹنٹ گورنر تھے یہیں بود و باش رکھتے تھے اور اُنکو باغیوں نے نکال کر قلعہ میں پناہ لینے کے لئے مجبور کیا تھا +

آج شام کو گورنمنٹ ہوس میں ڈنر پارٹی ہی اور اسکے بعد ملاقاتیں ہونگی جنکے واسطے بہت درباری طلب کئے گئے ہیں +

دہلی - ۲۲ جنوری حضور پرنس کی تشریف آوری کا پروگرام کسیقدر تبدیل ہو گیا ہی - اتوار کے روز ۹ فروری کو کوئی نظارہ نہ ہوگا - اور ہمایوں صفدر جنگ کے مقبروں اور قطب کا ملاحظ کرینگے دوسرے روز ۱ بجے کی نماز کے بعد ہز رائل ہائینس لڈلو کیسل میں آرام فرمائینگے حضور محتشم الیہ ۱۱ تاریخ کی صبح کو قلعہ اور جامع مسجد کا ملاحظ فرمائینگے اور بعد دوپہر تعمیرات آبرسانی کا بنیادی پتھر رکھینگے شام کو دہلی انسٹیٹیوٹ میں دربار ہوگا جہاں حضور پرنس اعلی رؤسا کو قدمبوسی کا افتخار بخشینگے اور مقامی دستکاری کے نمونے دیکھیں گے - اور ۱۲ تاریخ کی صبح کو روانگی ہوگی +

لنڈن ۲۲ جنوری - لارڈ نیپیر کے جنازہ کے ساتھ بمبئی کے افسروں کا کوئی نائب نہ تھا - جسکی نسبت نارضامندی پائی جاتی ہی +

اس خیال سے کہ جنگ ابیسینیا کے وقت لارڈ نیپیر بمبئی کے کمانڈر انچیف تھے یہہ بات واقعی قابل افسوس ہی ایک خاص جنگی حکم سے لارڈ نیپیر کی وفات پر کوئین کے دلی رنج کا اعلان ہوا ہی +

روئیداد جلسہ معمولی میونسپل کمیٹی لودیانہ

باجلاس شہزادہ محمد نادر صاحب سی آئی ای پریزیڈنٹ بابو رائے بڑوده صاحب وائس پریزیڈنٹ - بابو بھگوانداس صاحب - بابو شب سرنداس صاحب - سیّد سردار علی صاحب خواجہ احسن شاہ صاحب - منشی رحیم بخش صاحب - لالہ منسارام صاحب - منشی وجیہہ الدین صاحب - مولوی محمد حسن صاحب - ماسٹر مولراج صاحب - چوہدری کندن سنگھ صاحب

منشی محمد بخش صاحب چوہدری علی بخش صاحب ممبران

واقعہ ۳ دسمبر ۱۸۸۹ء

نمبر ۱ - تخمینہ جات جو برائے منظوری کمیٹی میں پیش ہوئے

عـ۱ـ تخمینہ مرمت نالی کوچہ پنڈی دکریوں - عہ ۶/۶

عـ۲ـ تخمینہ مرمت نالی کوچہ محلہ سوداں - لعہ ۶/۶

عـ۳ـ مرمت نالی کوچہ محلہ ٹنڈی صہ

تجویز ہوئی کہ ہر سہ اسٹیمیٹ مرمت نالیان کے منظور کئے جاویں۔ نمبر ۲ کوٹھہ خام احاطہ ہائی سکول لودیانہ تجویز ہوئی کہ اسٹیمیٹ مرمت کوٹھہ متعلقہ سکول منظور کیا جاوے۔ نمبر ۳ تخمینہ مرمت سالانہ شفاخانہ بہ تعداد ماعہ صہ در رپورٹ اہلمد کہ ماصہ مرمت کوچہ ہائے سے انتقال کیا جاوے جو بحکم صاحب پریزیڈنٹ بسبب ضروری ہونیکے کام جاری ہے۔ تجویز ہوئی کہ اسٹیمیٹ ماعہ صہ مرمت شفاخانہ منظور کیا جاوے مبلغ ماصہ مرمت کوچہ ہائے کے انتقال کی اجازت ہے۔ نمبر ۴ تخمینہ مرمت سڑک گھاٹ لالہ شدیال بہ تعداد اسا صہ در رپورٹ اہلمد کہ امسال گنجائش نہیں بالفعل یہہ کام ملتوی رہے و حکم پریزیڈنٹ کہ یہہ کام ضروری ہے معہ درخواست لالہ نسارام صاحب ممبر میونسپل کمیٹی۔ تجویز ہوئی کہ اسٹیمیٹ مرمت سڑک اسا صہ کا منظور کیا جاوے۔ نمبر ۵ تخمینہ مرمت چھت و دیوار و چھپر مکان جھونپڑہ ہائے بہ تعداد صلعہ در رپورٹ اہلمد کہ واسطے اسکام کے کوئی بجٹ نہیں تجویز ہوئی کہ جھونپڑہ ہائے کے باندھنے کی جگہ میونسپل باغ کے مکانات میں گنجایش ہے اسٹیمیٹ مرمت صلعہ نامنظور کیا جاوے۔ نمبر ۶ درخواست مرزا امام الدین بدرخواست ملنے ایک الماری واسطے ادویات جو ذخیرہ سے علیحدہ رہیں تخمینہ عـہ۔ تجویز کہ خرید ایک الماری برائے شاخ شفاخانہ قیمتی دس روپیہ تک منظور کیجاوے

(باقی آئندہ)

سلام

عیسیٰ گردوں مقام مالکِ ہر خاص عام
کرتے فلک پر ملک سب تجھے مجرا سلام

مہر سپہر کرم مطلعِ نور اتم
شاہ شفیع الامم حق نے رکھا تیرا نام

گوہرِ درجِ وفا نیرِ برجِ سخا
قاسمِ آبِ بقا مالکِ دار السلام

دافعِ کرب و بلا رافعِ رنج و عنا
حامئے یوم الجزا شافعِ روزِ قیام

صورتِ معنیٔ حق عالمِ علم ادق
دیتا ہے ہمکو سبق حق کا مجسم کلام

عقدۂ بخشش جو تھا حل نہ کسی سے ہوا
تیری شہادت سے وا ہوگیا عقدہ تمام

موت پہ غالب ہوا قبر سے زندہ اُٹھا۔
کام جو تجھسے ہوا ہو سکے کس سے یہہ کام

سارا جہاں کچھ کہے پر یہہ ہے دل میں مرے
نامِ مسیحا رہے وردِ زباں صبح شام

ہے یہہ سفیر اب سدا ذاکر و شاکر تیرا
تو ہی ہے آقا میرا تو ہی ہے میرا امام

بہروپیا

پادری صاحبوں اَور عیسائی بھائیوں کو مطلع کیا جاتا ہے کہ ان دنوں ایک عیسائی مسمی عبد اللہ گجرانوالہ امریکن مشن کے چند صاحبوں اور خاصکر راقم کو دھوکھا دیکر بہت سا روپیہ لیکر فرار ہوگیا ہے۔ جس مشن میں جاتا ہے متلاشی دین حق بنکر پادری صاحبوں کو اپنے دام میں پھنسا لیتا ہے چنانچہ سابق ازاں دو دفعہ اصطباغ لے چکا ہے۔ سنتے ہیں آج کل بمعہ قبایل پشاور گیا ہوا ہے۔ التماس ہے کہ جس پادری صاحب سے عبد اللہ ملاقات کرے پیشتر اُسکے چال و چلن کی تصدیق پنجاب کی مختلف مشنوں سے کرالیویں۔ ورنہ احتمال ہے کہ متلاشی بنکر کسی اور صاحب کو بھی دھوکھا دیوے۔

راقم

ای جوزف خلف پادری جے علیم الدین۔ از کوہاٹ

ماء اللحم انگوری

مفرح مولدِ خون۔ دافع ضعف قوا۔ مقوی معدہ و دل و دماغ طحال۔ کمزوری۔ لاغری۔ بدہضمی۔ وجع مفاصل۔ درد کمر۔ درد سر۔ سرفہ کہنہ۔ نسیان۔ فساد خون کو دور کرتا ہے۔ رنگ سُرخ بناتا ہے۔ قیمت فی بوتل دو روپیہ تین بوتل سے کم نہیں ملتا۔ آدھی درجن لعہ ایک درجن بیس روپیہ۔ مفصل فہرست ادویہ کثیر الوقوع و امراض کی ماہیت و اسباب پیدایش مُفت محصول ایک آنہ بھیجنے سے مل سکتی ہے۔

المشتہر حکیم غلام نبی زبدۃ الحکما ایڈیٹر رسالہ حافظ صحت لاہور

لودیانہ

۲۲ ماہ حال کو آریہ سماج میں ایک اور بیوہ کی شادی اُسکے شوہر مرحوم کے بھائی کے ساتھ کی گئی۔ یے دو دولہن قوم کے جاٹ ہیں جنمیں شادی بیوگان کسیقدر پہلے سے مروج ہے اگرچہ ایسی بیوگان کی شادی بنفسہ اچھی بات ہے مگر ہمارے آریہ بھائی اُن مہذب برہمن صاحب کی مانند جو مدراس کے روزانہ ہندو اخبار کے مالک اور ایڈیٹر ہیں جنہوں نے اپنی جوان لڑکی کا بیاہ حال میں باوجود برادری کے شور و غوغا کے بڑی دھوم دھام سے کیا۔ اپنی بیوگان کی شادی کرنے لگیں تو ہندو اقوام کے لئے قابل نمونہ ہونگی۔ اور اس کار خیر کو زیادہ ترقی و کامیابی حاصل ہوگی۔ اور جبتک وہ اپنی بیوگان کو دوبارہ شادی کرنے سے محروم رکھتے اور اِدھر اُدھر کی بیواؤں کی شادی آریہ